کلامِ حسینی کرمانِ ناز

تازہ پُربہار غزل

اعلیحضرت فلک رفعت خورشید منزلت سکندر صولت
دارا حشمت کیوان علم انجم خدم خدیو جہاں خداوند خدا ئے گان
سلیمان فر فریدون بارگاہ مہر سپہر کامگاری کوکب برج
بختیاری فرازندہ چتر اقبال زیبندۂ تخت اجلال حضور
پُرنور فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ عالیجاہ مخلص الدولہ
ناصر الملک امیر الامرا ہز ہائنس کرنل سر سید محمد حامد علیخان
بہادر مستعد جنگ جی، سی، آئی، ای جی، سی، وی، او
اے، ڈی، سی ٹو ہز مجسٹی دی کنگ ایمپرر فرمانروائے
ریاست رامپور خلد اللہ ملکہم و اجلالہم

جسکو

بحصولِ اجازت خیر خواہ و دعاگوے قدیم بندۂ خاکسار
قاضی محمد عبد العلی عابد رضوی مراد آبادی نے
اپنے مطبع عالم پریس مراد آباد میں چھپوا



H. H. Colonel Sir Syed Mohammad Hamid Ali Khan
G.C.I.E., G.C.V.O., Nawab of Rampur.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیحضرت بندگان حضور پُر نور
نواب صاحب بہادر دام اقبالہم و ملکہم
کی یہ تازہ و پُر بہار غزل صُلح ابرِ رُو

زبان و بیان کی جان، بیساختگی و
برجستگی سخن کی روحِ رواں ہے
اِس کا ہر شعر اپنے طرزِ ادا میں اگر
نرالا چونچلا اور بانکپن رکھتا ہے تو اسکا
ہر ہر لفظ شوخی و چلبلاہٹ میں تیر
و نشتر سے ہرگز کم نہیں، جو زخم خوردہ
دلوں کی آنکھوں اور کانوں کی راہ سے

دل و جگر تک اُتر جاتا ہے - یہی وہ
کلام ہے جو ترقیِ زبانِ اُردو کا سرمایۂ
ناز کہا جاتا ہے کیونکہ کلام الملوک
ملک الکلام

مطلع

ہو کچھ بھی جفا تجھ پہ اے دل تو دعا کرنا
جب لے کسی قاتل کا ہرگز نہ گلا کرنا

ہے عشق کے کوچہ میں تسلیم و رضا لازم

غیروں کا بُرا سہنا اور آپ بھلا کرنا

دل صدقہ کیا تم پر اتنا بھی ذرا سُن لو

یہ چاہتے ہیں اس کو تم پیار کیا کرنا

مطلب کی اگر باتیں کرتے ہیں کبھی اُنسے

تو ہنسکے وہ کہتے ہیں بس یونہی کہا کرنا

خاکِ تنِ لاغر کو اُس در سے نہ لیجانا
یہ کام ہمارا تو اے بادِ صبا کرنا

میں وصل میں اُس بُت کا منہ چومنے لگتا ہوں
یوں بوسہ دیا کرنا یوں بوسہ لیا کرنا

اُس دستِ نگاریں کی سُرخی ہے قیامت کی
اب خون تو عاشق کا اے رنگِ حنا کرنا

بچپن تو ہوا رخصت آمد ہی جوانی کی

اب آپکو لازم ہی غیروں سے حیا کرنا

مطلب تو ہی ملنے سے وہ رات ہو یا دن ہو

گر دونکو نہیں فرصت تو شب کو ملا کرنا

دل خون ہوا آخر ہاتھوں سے اداؤں کے

منظور نہ تھا جسکو پہلو سے جدا کرنا

اچھا نہیں ہوگا یہ گر آئیں مسیحا بھی

بیمارِ محبت کی کچھ اور دوا کرنا

کیا ظلم نہیں ڈھائے شوخی نے اداؤں نے

دیتا ہوں قسم تم کو اب اور جفا کرنا

جب پار ہو سینے کے وہ ناوکِ ناز اے دل

تو اُس سے لپٹ جانا اور بوسے لیا کرنا

تم کہتے ہو دل لینگے اچھا تم اسے لیلو
رووٗنگا بہت اسکو تم خوب ہنسا کرنا
ای رشک غزل سنکر منہ چوم لیا اُسنے
اور ہنس کے کہا مجھسے یوں بوسہ دیا کرنا

پیش کردہ خیر خواہ سرکار دعاگوے قدیم بندہ خاکسار
قاضی محمد عبد العلی عابد رضوی
مرادآبادی

کتبہ بندہ عاصی حقیر الزمن سید علی الحسن جرمی مجلت تم نقوی امروہوی